فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صرف بکرے چھترے کا نہیں اپنا مطالعہ بھی ضروری ہے

دوسروں پر نکتہ چینی صرف آسان ہی نہیں، انسان کا بڑا ہی دلچسپ اور مرغوب مشغلہ بھی ہے خاص کر کمزوروں کی؟ الامان والحفیظ! اگر وہ شے بے زبان بھی ہو تو اس وقت انسان کی نکتہ چینی اور تنقید کا طوفانِ خیز عالم تو اور بھی دیدنی ہوتا ہے، کیونکہ بے زبان جواب دے سکتا ہے نہ بول سکتا ہے، اس کے پاس وکیل ہے نہ کوئی یارائے دلیل، پھر نقاد کو کھٹکا کا ہے کا، اس لیے اس کی زبان کترنی کی طرح کترتی چلی جاتی ہے۔ مثلاً کہے گا:

دیکھیے تو اس کا تو کان پھٹا ہوا ہے۔ سینگ ٹوٹا ہوا ہے، یہ تو لنگڑا کر چلتا ہے، واہ یار! تم نے تو حد ہی کر دی، اس میں تو جان ہی نہیں ہے، بہت ہی کمزور ہے، ناک بہتی ہے، اون میلی ہے، نظر کمزور ہے، ایک آنکھ تو سرے سے بیکار ہے! وغیرہ وغیرہ۔

اگر کوئی پوچھے کہ: جناب! اس میں اس بے زبان کا کیا قصور ہے! کان پھٹا ہے تو کیا اس نے کسی پیر کی نذر مانی تھی کہ اس کے نام کا چھید کرا لیا ہے یا چیرا دلوا ڈالا ہے۔ سینگ ٹوٹا ہے تو کیا اس نے عالمی باکسر محمد علی کلے کے ساتھ جا کر دنگل رچایا تھا، لنگڑا ہے تو کیا عالمی کھیلوں میں جا کر اس نے دوڑ لگائی تھی، کمزور ہے تو کیا اس نے کنجوسی سے کام لیا تھا، پیسہ جمع کرتا رہا اور اپنے جسم و جان پر خرچ نہیں کیا تھا، آنکھ بے کار ہو گئی ہے تو کیا اس نے کہیں جا کر آنکھ مچولی کا ارتکاب کیا تھا، آخر اس میں اس کا کیا دوش ہے! سارے لوگ آخر ٹٹول کر اسے کیوں دیکھتے اور چاروں طرف سے اسے کیوں گھورتے ہیں — ؟ ہو سکتا ہے کہ اس میں بھی خود آپ کی غفلت اور کوتاہی کا کوئی دخل ہو، پھر ساری دنیا ایک چھترے کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے؟

صحیح جواب تو یہی ہے کہ: یہ چھترے بکرے کے قصور کی بات نہیں ہے، بات خدا کے حضور شایانِ شان نذرانہ پیش کرنے کی ہے، بیداغ ذات کے حضور، بیداغ ہی نذرانہ نذر کرنا چاہیے۔

لیکن اس کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے، کہ:

نذرانہ تو واقعی بے داغ چاہیے، نذرانہ دینے والے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس کو بھی بے داغ ہونا چاہیے یا ع ، تن ہمہ داغ داغ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؟

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ: خدا کے ہاں تو ان بکروں چھتروں کا کچھ بھی مذکور نہیں ہے، وہاں جتنا کچھ ہے صرف دینے والے کا ہے۔ اس کا ارشاد ہے کہ: گوشت پوست کا میں گاہک نہیں میری نگاہ تو قربانی دینے والے کی دل کی دھڑکنوں پر ہی لگی رہتی ہے۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآءُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

اے اہلِ دل دوستو! کہاں ہو؟ سنتے ہو؟ کیا کبھی سوچا کہ تم اپنا وقت کہاں ضائع کر رہے ہو اس پاک منڈی میں لوتھڑے جیسی پونجی کا تو کوئی بھی گاہک نہیں ہے، نہ اس کی وہاں بولی ہوتی ہے نہ وہاں اس کے لیے کوئی کمیشن ایجنٹ مقرر ہے! پھر تم وہاں یہ چند کباب، جوتے اور ٹوپیوں کے لیے یہ گنتی کے چمڑے، کمبل اور سویٹر کے لیے اون کے یہ چند تولے، کھاد اور دوسرے حیوانی مسالہ جات کے لیے ہڈیوں کا یہ پشتارہ کس لیے لے چلے ہو، عطار سے کیوں کہتے ہو کہ! گوبر کا سودا کر لو، جوہری سے کس لیے کہتے ہو کہ: ہڈیاں لے لو۔

جناب! وہاں تو صرف آپ کی مانگ ہے، اگر آپ نہیں ہیں تو وہاں آپ کا نذرانہ کس کام کا؟ دیکھیے! آپ کی زبان پکڑ کر آپ سے کہلوانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ کہیے! الٰہی! میری نماز ہو یا قربانی، میرا جینا ہو یا مرنا، سب کچھ تیرے لیے ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

آپ سے مطالبہ صرف قربانی کا نہیں، آپ کا بھی ہے، کہ وہ زندگی اپنے ہمہ پہلوؤں کے ساتھ، اس کے حضور پیش ہونی چاہیے جو تمہیں ہر چیز سے عزیز تر ہے۔ اس لیے جہاں بکرے چھترے اور گائے بھینس کو قربانی پیش کرنے سے پہلے آپ ٹھوک بجا کر دیکھ لیتے ہیں، وہاں خود اپنا بھی جائزہ لے لیجیے اور بالکل اسی طرح جس طرح آپ قربانی کا لیتے ہیں۔ مثلاً حدیث میں ہے کہ:

جانور لنگڑا نہ ہو، کانا نہ ہو، بیمار نہ ہو اور بے کار لاغر نہ ہو: اور سینگ ٹوٹا ہو نہ کان کٹا ہو۔

سُئل ماذا یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربعاً، العرجاء البین ظلعھا والعوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی (ابوداؤد وغیرہ عن البراء بن عازب)

نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نضحى باعضب القرن والاذن۔

(رواہ ابن ماجہ)

امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نستشرف العين والاذن وان لا نضحى بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء ولا خرقاء (ترمذی)

اس کے مقابلے میں آپ سے بھی یہ مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ بھی لنگڑے، لولے کانے بیمار، لاغر، ٹوٹے ہوئے سینگ اور کان کٹے نہ ہوں۔

لنگڑا پن۔ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ: آپ صراطِ مستقیم سے پھسلنے نہ پائیں، ایسا نہ ہو کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر، بلکہ آپ کی اسلامی زندگی میں نفس و شیطان کا بالکل ساجھا نہ ہو، رفتار بے ڈھبی نہ ہو، راہِ حق کے راہی کج رفتار نہ ہوں۔ اُدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً۔

کانا ہونا۔ آپ کا کانا ہونا یہ ہوگا کہ آپ کی آنکھوں میں حیا نہ رہے کہ خدا کی شرم رہے نہ بندگانِ خدا کی، کج بینی کا مرض لاحق ہو جائے یا حق سے آنکھیں بند کر کے کوئی دل کے اندھے پن کا روگی ہو جائے اور کبھی ادھر دیکھے اور کبھی ادھر، حالانکہ اسے حکم ہے کہ یکسو ہو کر صرف اسے دیکھے صرف اس کی راہ دیکھے، صرف اس کی مرضی اور منشا دیکھے، کیونکہ محبوبِ رب العٰلمین کا یہی اسوۂ حسنہ ہے: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔

بیماری۔ قربانی دینے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ روحانی مدقوق نہ ہو، کتاب و سنت کی پاکیزہ تعلیمات سے اسے وحشت نہ ہوتی ہو، ایسا نہ ہو کہ اسوۂ حسنہ کے تصور سے اس کے دل کی دنیا پر اوس پڑ جاتی ہو، دنیا کی ہر بد بلا سے دل باغ باغ ہو جاتا ہو مگر حق کا نام سنتے ہی ٹی بی ہو جاتی ہو۔ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ (پ۲۶۔ محمد ع۲)

ترجمہ: جن کے دلوں میں روگ ہے، آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف ایسے (خوف زدہ) دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو۔

لاغر نہ ہو۔ اس کے معنی ہوں گے کہ بکرا چھترا دینے والے کے لیے ضروری ہے کہ: راہِ حق پر چلنے سے اس کا سانس نہ پھولے۔ قرآن و حدیث کی بات آجائے تو ذہنی کوفت سے اس کے دل پر انقباض طاری نہ ہو۔ اسلامی سفرِ حیات میں تھکنے کا نام نہ لے، چند قدم چل کر دم نہ لینے لگ جائے بلکہ دم بہ دم تازہ دم رہے اور رواں دواں سمت نکلے کیونکہ جن کو خدا کی معیت کا احساس ہوتا ہے وہ ایسا ہی کرتے ہیں: وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

لَا يُفْتَنُوْنَ (پ- انبیاء ع)

ٹوٹے ہوئے سینگ ۔ آپ کے سینگوں کا ٹوٹا ہوا ہونا یہ ہے کہ دین حق کے سلسلے کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہ رہیں۔ آپ کا وہ دماغ ہی نہ رہے جو دین کو سمجھنے کا احساس کر سکے اور سوچنے میں وہ دم خم نہ رہے کہ: صحیح اور غلط میں امتیاز بھی کر سکیں — آپ اور تو سبھی کچھ اپنے سر لے لیں، اگر جو پلہ نہ پڑے تو صرف اسلامی طرز حیات اور ذمہ داریوں کا نہ پڑے۔ اگر فرامین الٰہیہ کی تعمیل کا مرحلہ درپیش ہو تو مرنے ہی لگ جائیں۔

كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ (پ- انفال ع)

گویا ان کو (زبردستی) موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے اور وہ (موت کو آنکھوں) دیکھ رہے ہیں۔

داغدار کان ۔ داغدار کان کے معنی ہوں گے کہ آپ کان کے ایسے کچے اور خام نہ ہوں کہ: کسی کی چکنی چپڑی باتیں سن کر قرآن اور رسول سے آپ کا دل ہی اکھڑنے لگ جائے، سوشلسٹ کے پاس دو دن بیٹھے تو ان کے ہو لیے۔ عجمی دانشوروں کے دو بول سنے تو قرآن و حدیث ہی پھیکے نظر آنے لگے، بدقسمتی سے بے خدا حکمرانوں کے حضور شرف باریابی نصیب ہو گئی تو خدا کا دربار ہی بھول جائے۔ اور باطل کے بول سننے کے ایسے رسیا ہو جائیں کہ کلام اللہ اور رسول پاک کے ارشادات سن کر ان کے دل بھینچنے لگ جائیں۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (پ- زمر ع)

اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے ان کے دل بھینچنے لگتے ہیں اور جب خدا کے سوا (دوسروں) کا ذکر کیا جاتا ہے تو بس یہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ:

حضور نے جو دنبے قربانی دیے تھے وہ سینگ دار، ابلق اور خصی تھے۔

ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ (ابوداؤد، ترمذی وغیرہ)

اس کے مقابلے میں آپ سے یہ توقع کی جا سکے گی کہ:

دین کے معاملے میں آپ کمزور نہ ہوں، جان رکھتے ہوئے اور ہمت اور وسائل کے باوجود خلافِ شریعت کام کرنے کی آپ کے دل میں تحریک پیدا نہ ہو۔

دین کے معاملے میں خدا کا یہی مطالبہ رہا ہے : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اپنی قوم سے کہہ دیجیے! کہ پوری ہمت سے کتابِ الٰہی کا دامن تھام کر چلو!

خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ (بقرہ ع)

(یہ) جو ہم نے تمہیں دی ہے، اسے ہمت سے پکڑے رہو۔

دسویں ذی الحجہ کے دن قربانی کے گلے پر چھری پھیر کر خون بہانا، خدا کے ہاں سب سے محبوب بات ہے۔

ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم (ترمذی)

خون بکرے چھترے کا ہے اور "حسنِ عمل" آپ کا شمار ہو، آخر اس میں کیا تک ہے؟ سوچ سوچ کر اگر اس کا کوئی جواب بن پڑتا ہے تو یہی کہ: الٰہی! یہ مال کی قربانی ہے، تیری راہ میں جان کی بھی ضرورت پڑی تو اسی طرح اپنے خون کا بھی ہدیہ پیش کروں گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب قربانی پر چھری چلاتے تو اسے قبلہ رو کر کے : اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الخ۔ الٰہی! میں نے اپنا رُخ تیری طرف کر لیا، سب طرف سے منہ موڑ کر تیرا ہی ہو کر رہ گیا۔ میرا جینا مرنا رب تیرے لیے ہے۔ یہی آپ کو ثابت کرنا ہے۔

وگرنہ حقیقۃً آپ اللہ کے حضور یکسو نہیں ہیں۔ نفس و طاغوت سے منہ موڑ کر بالکلیہ اللہ کے نہیں ہو سکے، آپ کا مرنا اور جینا اللہ کیلئے نہیں رہا۔ اسکے بعد آپ خود غور فرمالیں کہ: اس قربانی کا انجام کیا ہوگا؟ اور خدا کے ہاں اس جھوٹ کی سزا آپ کو کیا ملے گی؟

قربانی دراصل "ماسوی اللہ" کے ہر شائبہ سے بے تعلقی کا اعلان ہے یہاں تک کہ یہ قربانی جو خدا کے حضور پیش کی جا رہی ہے اس کے بارے میں بھی یہ اعلان کرنا پڑ جاتا ہے کہ الٰہی! یہ بھی تیری عطا ہے، اور تیری عطا ہی تیرے حضور پیش کر رہا ہوں۔ قبول فرما۔

اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ (ابوداؤد وغیرہ)

بہر حال جن امور کی تلاش ایک بے زبان، غیر مکلف اور بے خبر جانور میں کی جا سکتی ہے بعینہٖ ان کی تلاش ان میں کیوں نہ کی جائے، جو زبان بھی رکھتے ہیں، مکلف اور جواب دہ بھی ہیں اور باہوش اور باخبر بھی؟

اگر آپ دنیا کو اپنی زندگی کے مختلف شئون اور احوال و ظروف میں ان اقدار کے چراغ جلا کر نہیں دکھائیں گے تو کہنے والے یہ کہہ سکیں گے بلکہ کہہ رہے ہیں اور بحالات موجودہ ان کو یہ کہنے کا حق بھی

ہے کہ:

جانوروں کی اتنی بڑی کھیپ کا یہ بہت بڑا ضیاع ہے اور محض کام و دہن کا چسکا پورا کرنے کے لیے "غرق سبیل اللہ" کے تصور کا فریب دے کر۔ ان کا کہنا ہے کہ: حج کے دن ایک بے بس اور بے زبان مخلوق پر اتنا بڑا اجتماعی ظلم پہلے آسمان نے کبھی نہیں دیکھا۔ گو ان بے دانش دانشوروں کی یہ باتیں بھی فریب نفس سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں تاہم اگر صرف جانوروں کا خون بہانا ہی ٹھہرا ہے جس کے خون سے خون بہانے والے کی اپنی زندگی رنگین نہیں ہو سکی، تو اسے بے زبان جانوروں کے ضیاع سے کوئی تعبیر کرے تو ان کی اس پھبتی کا کوئی کیا جواب دے؟ بلکہ اگر کوئی یہ اندیشہ بھی پیش کر دے تو اس کا جھٹلانا آسان نہیں رہے گا کہ:

جن لوگوں نے اپنی زندگی میں تقویٰ پیدا کر کے اسے رنگین بنائے بغیر محض جانوروں کے گلے پر چھری پھیری ہے، ہو سکتا ہے کہ قیامت میں یہ قربانیاں ان پر کیس کر دیں کہ انھوں نے ناحق ہمارا خون کیا تھا۔

بہرحال یہ قربانیاں "حنیفیت" کی راہ کے سنگ میل ہیں جو اس سفر میں قربانی پیش کرنے والے کے انگ انگ میں نمایاں ہونی چاہیے! اگر بندہ حنیف میں "حنیفیت" کروٹ نہ لے۔ وقت کے جبابرہ آپ کے نعرۂ مستانہ کے سامنے بے بس نہیں ہو گئے، نفس و طاغوت کے صنم خانے مسمار نہیں ہو سکے۔ وقت کے آذروں نے اگر بت تراشی کا پھل نہیں پا لیا، حق و باطل کی اس رزمگاہ میں نماردہ اور فراعنہ کی بھڑکائی ہوئی آگ گلزار نہیں ہو سکی تو پھر

سوچ لیجیے! کہ آپ کیا ہیں اور آپ کی یہ قربانیاں کیسی ہیں؟ یہ قربانیاں بہرحال آپ کو دعوت مطالعہ دیتی ہیں۔

نادر علمی کتابیں

ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کی نادر علمی کتب، درس نظامی، تفسیر و احادیث، متون و شروح، تعلیقات و حواشی، شعر و ادب، تاریخ و سیر، طب و حکمت، تصوف و اخلاق، دواوین و کلیات، عربی، فارسی، اردو کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

اہل علم خدمت کا موقع دیں۔

نادر علمی کتابوں کا عظیم مرکز **سبحانی اکیڈمی** - ۱۹ - اردو بازار - لاہور